Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

بھٹکتی آتما

---تحریر۔ثمن شہزادی، نئی آبادی فتح جنگ

اس نے وہاں پڑی روشن کی مشعل جس سے کمرے میں نیم روشنی پھیل گئی سحر نے دیکھا کہ کمرے میں ہر طرف انسانی کھوپڑیاں پڑی ہیں اور جب آتما ان پر چلتی ہے تو وہ ٹوٹ جاتیں ہیں یہ دیکھ کر سحر کو دکھ ہوا اس نے پکا ارادہ کر لیا کہ اس کو سزا ضرور دے گی ادھر جب حرا اور شہر کی صبح آنکھ کھلی تو وہ سحر کو نہ پا کر حیران و پریشان ہو گئیں اور اسے ڈھونڈنا شروع کر دیا مگر انہیں سحر کہیں نہ ملی تو وہ اور بھی پریشان ہو گئیں ساری رات جاگنے کی وجہ سے سحر کو اب نیند آ رہی تھی اسے اپنے اللہ پر پورا بھروسہ تھا اگر اس کی زندگی ختم ہو چکی ہے تو وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پائے گی اور اگر نہیں تو یہ آتما بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔اس یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اسے پریشانی سے اپنی مدد سے ضرور نکالے گا وہ سکون سے سو گئی اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت اس کے پاس آئی ہے جس نے سفید لباس پہنا ہوا تھا اس نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ میں جانتی ہوں تم اس وقت بہت پریشان ہو یہ آتما اصل میں ایک ہندو عورت ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ اس گیسٹ ہاؤس میں آئی تھی بہت امیر تھی اس کے شوہر نے اس سے جھوٹی محبت کا ڈھونگ رچایا ہوا تھا وہ لالچی تھا اس نے اس کی دولت حاصل کرنا چاہتا تھا اس کی بیوی نے اسے اپنی دوسری گرل فرینڈ کے ساتھ دیکھا تو ان کا جھگڑا ہو گیا کیوں کہ یہ اس سے سچی محبت کرتی تھی مگر شوہر اسے دھوکہ دے رہا تھا۔جب اس شخص نے اپنا کھیل بگڑتا ہوا دیکھا تو اس نے اس کو قتل کر دیا اس نے وہ لاش نیچے تہہ خانے میں چھپائی ہے اور وہ آتما اسی کی ہے جو تمہارے سامنے آئی تھی یہ اپنے شیطانی منصوبوں کے لیے کئی بے گناہ لڑکیوں کو قتل کر چکی ہے تمہیں اس کا خاتمہ کرنا ہو گا جہاں تم سوئی ہو اس سے دس قدم کے فاصلے پر ایک کھڑکی ہے تم اس کے ذریعے نیچے تہہ خانے میں اتر جانا وہاں اس کی لاش ہو گی تم اس کو جلا دینا اور اور الماری میں پڑی مورتی کو اس کی آمد سے قبل توڑ دینا تا کہ وہ دوبارہ نہ آ سکے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم وصل ہو جائے گی اس گیسٹ ہاؤس میں کئی قتل ہو چکے ہیں اب وہ یہاں رہنے کے قابل نہیں ہے۔اس کے ساتھ ہی سحر کی آنکھ کھل گئی اس نے ادھر ادھر دیکھا وہ آتما وہاں نہیں تھی وہ جلدی سے اٹھی اور بائیں جانب قدم بڑھانے لگی اور ٹھیک دس قدم پر ایک کھڑکی تھی وہ جلدی سے کھول کر نیچے اتر گئی اس نے مشعل ہاتھ میں لے لی جس سے تہہ خانے میں روشنی ہو رہی تھی ورنہ وہ وہاں کچھ بھی تلاش نہ کر پاتی کیوں کہ نیچے بہت اندھیرا تھا اس نے پہلے ایک زنگ آلود الماری سے وہ مورتی نکالی اور ہاتھ میں لے لی اور پھر اس آتما کی لاش کو تلاش کرنے لگی

۔ایک سنسنی خیز اور خوفناک کہانی

گرمیوں کی خوشگوار صبح تھی حرا بستر سے
یہ اٹھی تو سات بج چکے تھے اس نے اپنا تکیہ
کلام دہرایا ہائے اللہ ۔اور جلدی سے اٹھ کھڑی
ہوئی اس کی امی کچن میں ناشتہ تیار کر رہی تھی وہ

جلدی سے تیار ہوئی اور ناشتہ کیے بغیر ہی سکول کو نکل گئی ناشتے کے لیے اس کے پاس ٹائم کہاں تھا کیوں کہ اس کے سکول ٹائم میں صرف دس منٹ باقی تھے۔

سکول پہنچ کر اس نے سکھ کا سانس لیا کیوں کہ شہر اور سحر اس کے انتظار میں آل ریڈی کھڑی تھیں کیون کہ یہ تینو بہت پکی سہیلیاں تھیں وہ تینوں جلدی سے اسمبلی ہال میں پہنچ گئیں ابھی تین پیریڈ بھی نہیں گزرے تھے کہ حرا کو ناشتے کی یاد ستانے لگی حرا کی طبیعت بھی کچھ ایسی تھی نٹ کھٹ سی شرارتی سی جو سب کو بہت بھاتی تھی۔

آہستہ آہستہ وقت گزرا اور تفریح کا ٹائم ہو گیا حرا نے تو گھڑیاں گن گن کر گزر کر اس وقت کا انتظار کیا تھا وہ تینوں کینٹین کی طرف چل پڑی وہاں جا کر سب سے پہلے جی بھر کر ناشتہ کیا شہر اور سحر نے اپنی پسند کی کھانے کی چیزیں خریدیں اور ایک گھنے درخت کی چھاؤں دیکھ کر اس کے نیچے آ کر بیٹھ گئیں۔

شہر نے درخت کے تنے سے ٹیک لگائی حرا اور سحر اس کے دائیں بائیں بیٹھ گئیں۔

گرمیوں کی چھٹیوں کے لیے کیوں نہ آؤٹنگ کا پروگرام بنا میں سحر نے کہا تو حرا اور شہر کی آنکھوں میں چمک آ گئی یہ تو تو نے بڑے کمال کا آئیڈیا دیا ہے یار ویسے میں تمہیں اتنا عقل مند سمجھتی نہیں تھی حرا نے شوخ انداز میں کہا وہ تو ٹھیک ہے یار گھر سے اجازت کیسے ملے گی شہر نے مانند لہجے میں کہا ہم کس لیے ہیں تم فکر مت کرو یار ہم بات کرے گے تیرے گھر والوں سے سحر نے حرا کی طرف ایک نظر ڈال کر شہر سے پر امید لہجے میں کہا۔

چلو بھئی پہلے جگہ اور دوسرا پلان بناتے ہیں پھر اجازت کے بارے میں سوچیں گے اور اگر نہ ملی تو بتائے بغیر ہی نکل جائیں گے حرا نے بے فکر ہو کر کہا ہاں تم تو بس غلط طریقے ہی سوچنا سحر نے چڑتے ہوئے کہا

اچھا بھئی بس کرو لڑائی اور کام کی بات کرو سحر بولی میرا خیال ہے مری بیسٹ ہے اور ویسے بھی گرمیاں ہیں اور وہاں کے مناظر بھی بہت دلفریب ہیں اب لمبی کہانی نہ شروع کر دینا فطرت کی مداح حرا نے کہا

ویسے آئیڈیا تو بہت اچھا ہے شہر نے کہا

ہاں ناں میرا دماغ تو ایسے ہی چلتا ہے اب تو قائل ہو گئی ہو ناں میری ذہانت کی سحر نے فخریہ انداز میں کہا تو شہر اور حرا کے چہرے کی مسکراہٹ پھیل گئی چلو تو پھر پلان ڈن ہو گیا ڈن سب نے ایک زبان ہو کر کہا۔

ہم جائیں گے کب اور کتنے دن رہیں گے وہاں یہ بھی تو بتاؤ کم از کم ایک ویک تو مسٹ ہے سحر کے سوال کے جواب میں حرا بولی سحر تم بھی تو کچھ کہو حرا نے شہر کی طرف اشارہ کر کے کہا

کچھ نہیں بس یہاں میرا دل گھبرا رہا ہے ڈر سا لگ رہا ہے شہر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

کم ان یار اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے ہم بہت انجوائے کریں گے انشاء اللہ سحر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی بل بج گئی اور تینوں کلاس کی طرف چل پڑیں۔

اگلی صبح انہوں نے اپنے والدین سے پہلی اجازت لیے کی کوشش کی جو تقریبا نا کام رہیں جس کی وجہ سے پریشان ہو گئیں یار اب کیا ہوگا ہماری تو ساری امیدوں پر پانی پھر گیا ہے سحر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تم تو ایسے ہی پریشان ہو جاتی ہو ابھی دو دن باقی ہیں چھٹیوں میں دوبارہ کوشش کریں گے۔ میرا خیال ہے اس بار ہم ضرور کامیاب ہو جائیں گے تم نے وہ شعر نہیں سنا۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
وہ طلاطم خیز موجوں سے گھبرایا نہیں کرتے

سحر نے پرامید ہو کر شوخ انداز میں کہا

تم لوگ ایسے کرنا شام کو میرے گھر آ جانا وہاں بیٹھ کر کچھ پلان بنائیں گے میں تم لوگوں کا انتظار کروں گی ٹھیک ہے ناں اس پر سحر اور حرا نے سر ہلا دیا شام ہو گئی تھی سحر صحن میں ٹہلتے ہوئے ان دونوں کا انتظار کر رہی تھی اتنے میں وہ دونوں گیٹ کے اندر داخل ہوئیں سحر نے انکو خوش آمدید کہا اور ان کو لان میں بٹھا کر خود اندر آ گئی جب واپس آئی اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھا جس میں تین جوس کے گلاس رکھے ہوئے تھے اس نے وہ شہر اور حرا کو پیش کیے اور ایک خود اٹھا لیا۔ یار ہم اتنی دور سے چل کر تمہارے پاس آئے ہیں تم کوئی بسکٹ بھی ساتھ لے آتی حرا نے جوس کے گلاس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا فکر نہ کرو میری امی چائے بنا رہی ہیں وہ لے آئیں گی تمہارے لیے بسکٹ سحر نے جواب مسکراتے ہوئے کہا

بس کرو میرا خیال ہے کہ اب کام کی بات ہو جائے۔ شہر نے ذرا تنگ ہوتے ہوئے کہا۔ اور انہوں نے پلان ترتیب دینا شروع کر دیاں میں اور حرا تمہارے پاس ایک خوشخبری لے کر آئے ہیں شہر نے کہا. وہ کیا۔ وہ یہ کہ مجھے اور حرا کو اجازت مل گئی ہے شہر نے خوش ہوتے ہوئے کہا

تمہارا مشن کہاں تک پہنچا حرا نے جوس کو گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

وہ ناں۔ یار۔ وہ ناں۔ مجھے ناں اجازت مل گئی ہے سحر نے رک رک کر افسردہ لہجے میں کہا

اس دوران حرا اور شہر کے چہرے کے تاثرات مسلسل بدل رہے تھے مگر جملہ مکمل ہوتے ہی دونوں نے خوشی سے یس کا نعرہ لگایا چلو پھر پیکنگ شروع کر دیں ہم سب حرا نے سوالیہ انداز میں کہا

کیوں نہیں ضرور کرو سحر نے جواب دیا مگر ادھر ہم سب رہیں گے۔۔ کہاں، او ہو تم بھی بڑی بے وقوف ہو حرا ہم گیسٹ ہاؤس میں رہیں گے اور کہاں رہیں گے اب ہم فٹ پاتھ پر تو ڈیرے لگانے سے رہے سحر نے جواب دیا۔ ہائے اللہ ۔۔ میں بے وقوف ہوں حرا نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔۔ ہائے اللہ تو ہم نے کب کہا کہ تم بے وقوف ہو شہر نے کہا تو سب کی ہنسی نکل گئی

چلو اب ہم چلتے ہیں اس کے ساتھ ہی وہ دونوں گیٹ کی طرف چل پڑیں حرا تمہارے بسکٹ سحر نے پیچھے سے آواز لگائی تم زیادہ خوش نہ ہونا کہ میں تمہارے بسکٹ چھوڑ کر جا رہی ہوں پھر کبھی آؤں گی تمہارے بسکٹ کھانے حرا نے پیچھے مڑ کر کہا اور ہاتھ ہلا کر گیٹ سے باہر نکل گئی۔

ان تینوں نے اپنی اپنی تیاری مکمل کر لی تھی اور وہ تینوں حرا کے گھر آ گئیں وہاں سے ان کے والدین نے انہیں روانہ کیا سفر تین گھنٹے کا تھا اور تینوں باتیں کرتی ہوئی اور کھاتے ہوئے وقت کا پتہ بھی نہ چلا اور وہ مری پہنچ گئیں۔

انہوں نے دو کمرے بک کئے انہوں نے دو ہفتے وہاں رہنا تھا انہوں نے دس ہزار ادا کئے کمرے کی چابیاں لیں اور کمرے کی طرف چل دیں کمرے کافی وسیع اور صاف ستھرے تھے اور ضرورت کی ہر شے موجود تھی تینوں نے منہ ہاتھ دھویا اور فریش ہو کر کھانا کھایا اپنا سامان سیٹ کیا میرا خیال تھا ہم تینو ایک ہی کمرے میں سو جائیں شہر نے کہا شام کے چار بج رہے تھے ہم تینوں نے کمرے اس لیے بک کروائے ہیں کہ تینوں ایک میں ہی رہیں میں دوسرے میں سو جاؤں گی اور تم دونوں اس روم میں سو جانا ویسے بیڈ کافی بڑے ہیں ویسے ہم تینوں یہاں سو تو سکتے ہیں حرا نے کہا۔